www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

تحریر: فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری
ترجمہ: مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

دین میں بدعات جاری کرنا حرام ہے!

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جہانِ رنگ و بو میں بنی نوع انسان کے لیے راہنما بن کر تشریف لائے ——— آپؐ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہر نیک اور اچھے کام کی طرف امتِ مسلمہ کی رہنمائی فرمائی اور ہر برائی سے باز رہنے کی تلقین کی ——— آپؐ اپنے ہر خطبہ کے آغاز میں فرماتے: "اِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا" یعنی دین میں نیا کام جاری کرنا بدترین اموریں سے ہے۔ کیونکہ بہ ظاہر یہ نیکی کا کام نظر آتا ہے، لیکن درحقیقت یہ دین کے شجرِ طوبیٰ کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے مترادف ہے۔ پھر بعض بدعات ایسی ہیں کہ جن کے ارتکاب سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، یا کم از کم اس کا شمار فاسقوں کے گروہ میں ہونے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر جرائم کے عادی اپنی عادات کو ترک کر سکتے ہیں، لیکن بدعتی کا بدعت کے کام سے ہٹنا محال ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس برے کام کو برا تصور ہی نہیں کرتا، بلکہ وہ اسے نیکی سمجھ کر انجام دیتا ہے۔ لہٰذا بدعت کے خلاف سینہ سپر ہونا انتہائی ضروری ہے۔

فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجزائری کا زیرِ نظر مقالہ "حرمۃ الابتداع فی الدین" اس سلسلہ میں بڑا وقیع مقالہ ہے۔ اس میں بدعت کی تعریف، اس کی اقسام، اس کے اسباب، نیز بطورِ مثال چند بدعات کا ذکر کر کے ان کی تردید کی گئی ہے ——— عوام کے استفادہ کے پیشِ نظر اس مقالہ کو اردو قالب میں ڈھال کر قارئینِ محدث کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ——— دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو ہر قسم کی بدعات سے بچنے کی توفیق ارزانی فرمائے ——— آمین!

(مترجم)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بدعات کو جاننا، مروّجہ بدعات سے واقف ہونا اور عوام کو ان سے آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بدعت کے رائج ہونے سے دین کا نقصان ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں بدعات کے رواج پانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے ـــــ بدعات کے نقصانات معلوم کرنے اور ان کے خطرات سے آگاہ ہونے کے لیے تین امور کا جاننا ضروری ہے:

۱۔ عقلِ انسانی مستقل طور پر بذاتِ خود کسی شئے کے حسن و قبح سے واقف نہیں ہوتی اور اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی چیز اس کے لیے نقصان دہ ہے اور کون سی چیز نفع بخش! ـــ کیونکہ انسانی عقل کوتاہ اور اس کا علم محدود ہے، جو ہر شئے پر حاوی نہیں ہوتا۔ مزید برآں انسان کی نفسانی خواہشات اسے اندھا بنا دیتی ہیں جس کی بناء پر وہ غلط اور صحیح میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ بناء بریں انسان کے لیے یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ کون سی شئے اس کے لیے نقصان دہ ہے اور کون سی مفید؟ ـــ کون سی اچھی ہے اور کون سی بری؟ کس امر میں خرابیاں اور نقائص ہیں اور کس میں اصلاح کا پہلو مضمر ہے؟ ـــــ ظاہر ہے ان امور کا علم صرف وحی الٰہی سے ممکن ہے۔ کیونکہ اللہ ربّ العزت، غفلت و نسیان سے مبرا اور خطا سے پاک ہیں!

عقلِ انسانی کی مثال ایک آنکھ کی ہے، جو روشنی میں دیکھتی ہے۔ اگر روشنی ہوگی تو وہ اشیاء کو اپنی قوت اور استعداد کے مطابق دیکھ سکے گی۔ جبکہ تاریکی میں اشیاء کی حقیقت کو جاننا اس کے لیے دشوار ہوتا ہے ـــــ یہ تجربہ اور مشاہدہ کی بات ہے!

بعینہٖ انسانی عقل، کتاب اللہ یا سنتِ رسولؐ کی روشنی میں اشیاء کی حقیقت کو خوب پہچان لے گی۔ وہ اشیاء کی مضرت و منافع، ان کی بھلائی اور برائی، ان کے حسن اور قبح کو جانچنے پر قادر ہوگی۔ پھر جب اس کے ساتھ ساتھ ایمانی قوت بھی شامل ہوگی تو اس سے غلطی کا صدور روا مکان شاذ و نادر ہوگا۔ ورنہ اکثر و بیشتر وہ شاہراہِ حیات پر صحیح سمت اختیار کرے گی ـــــ بخلاف اس عقل کے جو وحی الٰہی کے نور سے کلیتاً محروم ہے۔ کتاب و سنت پر غور کا اس میں فقدان ہے۔ ایسی عقل عموماً غلطیوں کا ارتکاب کرے گی، ٹھوکریں کھائے گی اور صحیح سمت میں راہنمائی اس کے لیے ناممکن ہوگی ـــ پس ایسا انسان جو شریعت کی منشا کے مطابق نہیں چل سکتا، صراطِ مستقیم پر کیونکر گامزن ہو سکتا ہے؟

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

۲۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کے لیے دین کی تکمیل کر دی ہے۔ وہ اس کی سعادت اور کمال کا منبع و مرجع ہے ۔۔۔ اللہ رب العزت نے انسان سے دین میں زیادتی کا مطالبہ ہرگز نہیں کیا، بلکہ اس کے برعکس فرمایا:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" الآیۃ!" (المائدۃ: ۳)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند فرما لیا ہے!"

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی رحلت سے پیشتر بھلائی کے تمام امور کی امت کے لیے وضاحت فرما دی اور ہر قسم کی برائی سے مطلع کرتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید فرمائی! ۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں (دین و دنیا) کے تمام امور کی تعلیم فرمائی، حتیٰ کہ قضائے حاجت کے آداب اور طریقہ بھی بتلایا"

امام مالکؒ، جو مدینہ منورہ کے ایک متبحر عالم اور امام دار الہجرۃ ہیں، تاکیداً فرماتے ہیں:

"جو کام نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں دین نہیں تھا، وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتا!"

نیز فرماتے ہیں:

"جو شخص دین میں کوئی بدعت کا کام جاری کرتا ہے اور اسے نیکی تصور کرتا ہے، گویا وہ یہ سمجھتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رسالت کے کام میں (معاذ اللہ) خیانت کی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کی تکمیل کر دی، اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو میں نے بطورِ دین تمہارے لیے پسند فرما لیا ہے!"

۳۔ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی اشیاء کے کچھ خواص مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً آگ جلاتی ہے، لوہا کاٹتا ہے، کھانا انسان کی بھوک اور پانی اس کی تشنگی کو دور کرتا ہے۔ الغرض جو چیز

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے، اس سے وہی مقصود حاصل ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ رب العزت نے انسانیت کی تکمیل اور سعادت کے لیے کچھ قلبی، کچھ قولی اور کچھ فعلی عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔ جب ایک مومن ان کو مقررہ طریقے کے مطابق ادا کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اس کے نفس کا تزکیہ ہوتا اور اس کے اخلاق سنورتے ہیں —— روح کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس کے برعکس وہ قوانین جو انسان خود وضع کرتا ہے، یا بالفاظِ دیگر انہی عبادات کے لیے اگر وہ دین میں کچھ نئے امور جاری کرتا ہے تو ان کے نتائج وہ نہیں نکلتے جو عبادات سے مطلوب و مقصود ہوتے ہیں۔ واقعات شاہد ہیں کہ وضعی قوانین اور دین میں بدعات انسانی طبائع میں خباثت پیدا کرنے، نفوس میں ظلمت و تاریکی بڑھانے اور اخلاق کو بگاڑنے کے سوا کچھ نہیں کرتیں۔ آپ ان ممالک کا حال دیکھیے، جہاں جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی خاطر قوانین وضع کیے گئے، لیکن ان کا نتیجہ یہی نہیں کہ صفر رہا، بلکہ وہاں خونریزی و فسادات میں مسلسل اضافہ ہوا، عزت و آبرو کا تحفظ نہ ہو سکا اور چوری، لوٹ کھسوٹ کے جرائم عام ہوتے گئے۔ اس کے برعکس وہ ملک، کہ جس میں اللہ کی شریعت نافذ ہے، وہاں جان و مال اور عزت و آبرو کو مکمل تحفظ حاصل ہے —— سعودی عرب کی واضح مثال ہمارے سامنے ہے!

مذکورہ بالا تین امور کی روشنی میں ہم بدعت اور اس کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ سب سے پہلے ہم بدعت کی تعریف کرتے ہیں۔

بدعت کی لغوی تعریف:

لغت میں "بدع الشیئ" کا معنی ہے، کوئی ایسی چیز ایجاد کرنا جس کی پہلے نظیر یا مثال موجود نہ ہو۔ "ابتدع" اور "ابدع" کے معنی بھی یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک مبارک نام "بدیع" بھی ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں، اشیاء اور جہان کو نئے طریقے سے پیدا کرنے والا —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ" (البقرۃ: ۱۱۷)

"(اللہ تعالیٰ) زمین و آسمان کو پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا ہے اور جب وہ کسی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لیے فرماتا ہے، ہوجا، پس وہ ہوجاتا ہے!"

"بدیع" کے معنی یہ بھی ہیں، ایسی ذات کہ جس سے قبل کوئی شے نہ تھی۔ بنا بریں غیر اللہ کو "بدیع" نہیں کہہ سکتے —— اسی طرح "بدع" کے معنی بھی ایسی شے کے ہیں جو سب سے پہلے ہو اور اس سے قبل کوئی شے نہ ہو۔ جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ - الآیۃ!" (الاحقاف: ۹)

"آپؐ فرما دیجئے، میں سب سے پہلا رسول نہیں ہوں!"

بلکہ مجھ سے پیشتر بھی کئی رسول ہو گزرے ہیں، پھر تم میری رسالت کے منکر اور اس پر متعجب کیوں؟

"بدیع" ایک علم کا نام بھی ہے، جس سے کلام کی خوبیاں پہچانی جاتی ہیں۔ یہ علمِ بلاغت کے فنونِ ثلاثہ میں سے ایک ہے۔ بلاغت کے تین فنون مندرجہ ذیل ہیں،

۱۔ علمِ معانی ۲۔ علمِ بیان ۳۔ علمِ بدیع۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاحِ شرع میں بدعت سے مراد ہے، دین میں کوئی ایسا کام جاری کرنا جس کا پہلے وجود نہ ہو۔ یہ بدعت حقیقی ہے۔ یا دین میں کوئی ایسا امر ایجاد کرنا جو شریعت کے مشابہ ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب اور عبادت مقصود ہو۔ اس صورت میں بدعت سنت کے متضاد ہوگی۔ کیونکہ سنت سراسر ہدایت ہے، جبکہ بدعت ضلالت اور گمراہی ہے —— سنت ایک ایسا شرعی طریقہ ہے، جو وحی الٰہی سے ثابت ہے اور بدعت اپنی طرف سے ایجاد کردہ طریقہ ہے کہ جس کے متعلق کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ اور اجماعِ صحابہؓ سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

دین میں بدعت جاری کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟:

دینِ اسلام میں بدعت جاری کرنا کتاب وسنت اور اجماعِ امت کے اقوال کی روشنی میں حرام ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مخالفت و خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اور جو انسان کے لیے جہنم کا موجب بننے کے لیے کافی ہے۔ بنا بریں بدعت ایک قابلِ نفرت اور مذموم فعل ہے اور اس کا فاعل بھی مذمت کے لائق ہے۔ امت کو اس کی برائی سے ڈرایا گیا اور اس کے برُے انجام سے خبردار کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدعت ایجاد کرنے پر زجر و توبیخ فرمائی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۔ الآیۃ!" (الشوریٰ: ۲۱)

"انہوں (مشرکوں) نے دین میں لوگوں کے لیے ایسے کام مشروع قرار دیے جن کا اللہ نے حکم نہیں فرمایا تھا۔ اگر اللہ رب العزت کا یہ طے شدہ امر ہوتا (کہ روزِ قیامت انہیں اس کی سزا دی جائے گی) تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ کر دیا جاتا (یعنی ان پر عذاب الٰہی نازل ہو جاتا)!"

اس آیت میں بدعت ایجاد کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی ہے اور آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ شارع نے بدعت کا انکار کیا ہے اور بدعت کے کام کو برُا سمجھا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عرباض بن ساریہؓ کی روایت سے ایک حدیث مذکور ہے جو بدعت کی مذمت اور اس کی حرمت کے لیے کافی ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) دین میں نئے نئے امور ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ دین میں ہر نیا کام جاری کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے!"

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہر خطبہ کے آغاز میں فرمایا کرتے تھے:

"إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے جبکہ سب سے بدترین کام دین میں کوئی نیا کام ایجاد کرنا ہے۔ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے!"

بدعت کا انکار:

بدعت کا انکار کرنا ضروری ہے اور اس پر عمل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ ہم ذیل میں وہ احادیث اور آثار درج کرتے ہیں جو اس کی مذمت میں وارد ہوئے ہیں:

۱۔ صحیح مسلم میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مذکور ہے:

"مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔"

"جو شخص ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کرتا ہے، جس کا ہمارے دین میں کوئی ذکر نہیں تو ایسا کام قابلِ قبول نہیں!"

نیز آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ۔"

"جو شخص ایسا کام کرتا ہے جو ہمارے فعل کے مطابق نہیں تو وہ قابلِ قبول نہیں ہوگا۔"

ان دو حدیثوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بدعت کا کام دین میں مردود اور باطل ہے اور باطل کام کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔ نیز ایسا کام جس کا ثواب نہ ملے قابلِ انکار ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تمام امت کو اتباعِ سنت کی نصیحت اور بدعات کی مخالفت کے متعلق یوں ہدایت فرماتے ہیں:

"تم ہمارے آثار کی پیروی کرو اور بدعات مت ایجاد کرو۔ اگر تم نے ایسے کیا تو یہی تمہاری نجات کے لیے کافی ہوگا۔"

نیز فرماتے ہیں:

"سنت کے معاملہ میں درمیانی روش اختیار کرنا، بدعت میں بہت زیادہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مشقت برداشت کرنے سے بہتر ہے۔"

مقصود یہ ہے کہ سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرلیں تو وہ بدعت کے کام میں بہت زیادہ مشقت اٹھانے سے بہتر ہے، کیونکہ وہ غیر مشروع اور سنت کے خلاف ہے۔ ثواب صرف مشروع کام کرنے سے ملتا ہے۔ پھر ہر نیکی کا دس گنے ثواب ملتا ہے، جبکہ بدعتی کا عمل رد کر دیا جاتا ہے اور اسے اس کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔ یہ ایک ایسا غیر صالح عمل ہے جو نفس کا تزکیہ کرتا ہے نہ روح کا!

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بدعت سے ڈرانے کے لیے ایک عجیب انداز اختیار فرمایا۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں دو پتھر پکڑے، پھر ایک کو دوسرے پر مارا۔ اس سے کچھ روشنی نمودار ہوئی۔ پھر انہوں نے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا "کیا تم ان دونوں پتھروں میں کوئی روشنی دیکھتے ہو؟" انہوں نے جواب دیا "اے ابو عبداللہ! ان میں ایک دفعہ معمولی سی روشنی نظر آئی ہے اور بس!" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "مجھے اس ذات اقدس کی قسم ہے، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جبکہ بدعات کا دور دورہ ہو گا اور سنت کا رواج اس قدر قلیل ہو گا جس قدر کہ ان دو پتھروں کے درمیان معمولی روشنی نمودار ہوئی ہے۔ بخدا! بدعات کا اس زمانے میں خوب عروج ہو گا حتیٰ کہ لوگ سنت اور بدعت میں امتیاز نہیں کریں گے، بدعات کو ہی سنت تصور کریں گے۔ اگر کسی نے کسی بدعت کو ترک کر دیا تو لوگ یہ کہیں گے کہ سنت کا تارک ہے۔"

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بدعت اور صاحب بدعت سے بہت دور رہنے کی تاکید کیا کرتے اور بدعت سے ڈرایا کرتے تھے۔ آپ لوگوں سے اکثر یہ کہا کرتے تھے:

"بدعتی انسان کے پاس مت بیٹھو کیونکہ اس کے پاس بیٹھنے سے تمہارا قلب مریض ہو جائے گا۔"

قرآن کریم میں اہل بدعت اور اہل ہوا کی مجلس میں بیٹھنے کی صریحاً ممانعت مذکور ہے۔ سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ" (الانعام: ٦٨)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو قرآنی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں تو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور ان کے پاس مت بیٹھیں تا آنکہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں لیکن اگر آپ کو شیطان بھلا دے (اور آپ ان کے پاس بیٹھ جائیں) تو یاد آنے پر ظالم قوم کے پاس مت بیٹھیں!"

اللہ کی آیات۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء، اس کی صفات، اس کی تقدیر اور اس کی شریعت پر مشتمل ہیں۔ جبکہ بدعتی لوگ اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا انکار کرتے ہیں۔۔۔ کوئی کلیتہً نفی کرتا ہے، کوئی تعطیل کا قائل ہے، کوئی تشبیہ دیتا ہے اور کوئی تمثیل کا قائل ہے۔ حالانکہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے منکر ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہیں، اس کی شریعت کو معطل قرار دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں، اللہ کے دین میں زیادتی کرتے اور بدعات ایجاد کرتے ہیں، ایسے تمام لوگ بدترین بدعتی ہیں۔ ان لوگوں کی مجالس میں شامل ہونا حرام ہے اور بلا ضرورت ان سے میل جول رکھنا جائز نہیں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو کہ یہ ہم سے ناراض ہیں۔ اور یہ بھی معلوم کرایا جائے کہ وہ ان کے اس فعل کو ناپسندیدہ سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ایک مومن آدمی کا قلب بدعات کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے اور ان کے فتنہ اور باطل امور میں مبتلا ہونے سے بچ جاتا ہے۔

بدعت کی اقسام:

بدعات دو اقسام میں منقسم ہیں، بدعتِ حقیقی اور بدعتِ اضافی! ۔۔۔ تاہم بدعت، بدعت ہی ہے، خواہ وہ اضافی ہو یا حقیقی۔ اس پر عمل کرنا ہر صورت میں باطل اور ممنوع ہے۔ اس کی دعوت دینا حرام ہے اور اس کا انکار ضروری ہے۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اللہ کے دین میں اضافہ ہوتا ہے اور اس اضافہ میں شریعت کی مشابہت کی جاتی ہے، جو درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، خواہ بدعتی کا ارادہ مخالفتِ خدا اور مخالفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ہو۔ کیونکہ بدعت کا صرف ایجاد کرنا بھی عظیم ترین گناہ ہے۔

بدعتِ حقیقی کی تعریف: بدعتِ حقیقی سے مراد یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسا کام جاری

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کیا جائے جس کا دین کے اصول اور فروع میں کوئی ذکر نہ ہو۔ یعنی اس پر کتاب وسنت یا اجماعِ امت کی کوئی شرعی دلیل وارد نہ ہو۔ مثلاً قبروں پر گنبد بنانا، قبروں کو پختہ کرنا، مساجد میں زیبائش وآرائش پر زور دینا، شرعی قانون کے بغیر اپنی طرف سے کوئی قانون وضع کرنا اور اس میں شریعت کی مشابہت اختیار کرنا۔ اس شریعت کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، جس کی خاطر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور جس شریعت کی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل سے وضاحت فرما دی۔ ایسے تمام امور جو اس شریعت کے مشابہ اختیار کیے جائیں، حقیقی بدعت کے زمرہ میں آتے ہیں۔ کیونکہ اس کے متعلق کتاب وسنت اور اجماعِ امت کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ شریعت نے ایسے امور کو حرام قرار دیا اور ان کی ممانعت فرمائی ہے۔ نیز ان پر سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے سے نہ صرف منع فرمایا، بلکہ پکی قبور کو مسمار کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح مسجدوں کی زیبائش وآرائش میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ مجید میں جو قوانین مقرر فرمائے ہیں، ان کی مثل اپنی طرف سے قانون وضع کر کے اسے شریعت کا درجہ دینے سے منع فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ۔" (الشوریٰ: ۲۱)

یعنی انہوں نے لوگوں کے لیے ایسی باتوں کو مشروع قرار دیا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا تھا۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہ ہوتا کہ انھیں اس کا قیامت کو عذاب ہوگا تو ضرور اس دنیا ہی میں ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

بدعتِ اضافی:

یہ ایسی بدعت کا نام ہے جو کتاب وسنت اور اجماعِ امت کی طرف منسوب کی جاتی ہے، لیکن شریعت نے اس امر کی جو حد مقرر کی ہوتی ہے، یہ اس سے متجاوز ہو جاتی ہے۔ بنا بریں اسے بدعت کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً جماعت کی صورت میں بیک آواز ذکرِ الٰہی کرنا ـــــ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چاہیے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَ أَصِيلًا" (الاحزاب: ۴۱-۴۲)

"اے ایمان والو، اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو!"

لیکن بیک آواز یہ ذکر کرنا از قبیلِ بدعات ہے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینِ عظام رحمہم اللہ کے زمانہ میں ایسے ذکر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ پس یہ بات ثابت ہوئی کہ اجتماعی ذکر ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ بدعاتِ اضافیہ میں سے ہے۔

بدعتِ اضافی کی پھر دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت ایسی ہے جس میں اسے بدعات کے زمرہ میں شمار نہیں کرتے، جبکہ دوسری صورت میں اس کا شمار بدعات میں سے ہو گا۔ ایسی صورت میں ایسے فعل کو ترک کرنا ضروری ہے اور ایسا کام کرنا جائز نہیں! بدعات اضافیہ بدعاتِ حقیقیہ سے کئی گنا زیادہ ہیں، اگرچہ بدعاتِ حقیقیہ کی تعداد بھی کم نہیں۔ بہرحال یہ بات ذہن نشین کر لینے کے قابل ہے کہ بڑی بڑی بدعات کا ارتکاب کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا کم از کم فاسقوں کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔ العیاذ باللہ!

بدعاتِ مکفرہ:

یہ وُہ بدعات ہیں جو انسان کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں۔ یہ عموماً دین سے جہالت، لاعلمی اور خواہشات کی اتباع کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور ان کا ایک سبب اندھی تقلید بھی ہے۔ بدعاتِ مکفرہ کا تعلق زیادہ تر اصولِ دین میں اعتقادات سے ہے ۔۔۔ مثلاً:

تقدیر کا انکار، خالق کی صفات کا انکار ۔۔۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی یا ان پر طعن و تشنیع، بالخصوص شیخین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر زبان درازی کرنا ۔۔۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ اولیاء اللہ اپنی وفات کے بعد امورِ دنیا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں تصرف کرتے اور لوگوں کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ لوگوں کو رزق دینے، روک لینے اور ان کے نفع و نقصان میں ان کا اختیار ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ ولی، نبی سے افضل ہوتا ہے اور کچھ اولیاء ایسے ہیں کہ انہیں پکارا جائے تو وہ اس پکار کو سنتے اور دعائیں قبول کرتے ہیں، حاجت روائی کرتے، مصیبت کے پنجہ سے رہائی دلواتے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچاتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ سب کچھ کر سکتے اور کرتے ہیں ——— یہ عقیدہ رکھنا کہ قرآنِ پاک میں تناقض ہے اور بعض آیات، بعض آیات کے متضاد ہیں ——— اسی طرح قبر کے عذاب اور اس کی نعمتوں کا اس بناء پر انکار کرنا کہ عقل ان سے اباء کرتی ہے، وغیرہ! ——— یہ اور اسی قبیل کی دیگر بدعات ایسی ہیں جو انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد کے بعد معرضِ وجود میں آئی ہیں۔

ایسی بدعات جن کا ارتکاب فسق ہے:

بعض بدعات ایسی ہیں کہ جن کا مرتکب اگرچہ دینِ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، تاہم گروہ فساقمیں ضرور اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔ ان بدعات کا تعلق عموماً فروعاتِ دین سے ہوتا ہے اور ان کی بھی بڑی وجہ جہالت، اندھی تقلید اور خواہشاتِ نفسانی کی اتباع ہے! ———

ذیل میں ہم ان بدعات میں سے چند کی نشاندہی کرتے ہیں:

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صحیح احادیث کا اس بناء پر انکار کرنا کہ وہ ان منکرین کی خواہشات اور مرضی کے مطابق نہیں ہوتیں، چنانچہ بعض لوگوں نے صحیح بخاری کی اس حدیث کا انکار کیا ہے:

"اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْهُ ثُمَّ لِیَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَّ فِی الْاٰخِرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ لَیَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ"

"(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے پانی وغیرہ میں ڈبو دے، پھر باہر پھینک دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔ وہ اس پر کے ذریعے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے!"

ان لوگوں کا اس حدیث کے بارے میں یہ خیالِ خام ہے کہ یہ حدیث گندگی کی دعوت دیتی ہے۔ لہٰذا اسے صحیح تسلیم نہیں کیا جا سکتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظافت اور صفائی کی تعلیمات بالخصوص دی ہیں اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا ہے تو صاحبِ وحی کی اس حکمت پر عقل کو ترجیح نہ دینی چاہیے، بلکہ عقل پر اسے حاکم بنانا چاہیئے!

۲۔ قرآنِ کریم کی بعض آیات کی اس بناء پر غلط تفسیر کرنا کہ ان کی صحیح تفسیر ان کے خلاف پڑتی اور ان کے اغراض و مقاصد و خواہشات کے برعکس ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ ان کی ایسی تفسیر کرتے اور ایسے معانی بیان کرتے ہیں جو ان کی اپنی عادات اور ذاتی اغراض و خواہشات کے مطابق ہوں، مثلاً سورۃ المائدہ کی درج ذیل آیت سے بعض لوگوں نے شراب پینے کی اباحت کشید کر لی ہے:

"لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا۔ الآية" (المائدہ: ۹۳)

"ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ کمانے والوں پر، (زمانۂ ماضی میں) جو وہ شراب (وغیرہ) پی چکے، کوئی گناہ نہیں ہے!"

حالانکہ آیت کریمہ اس زمانہ کی شراب نوشی کے گناہ نہ ہونے کی ترجمان ہے جب ابھی شراب حرام نہ ہوئی تھی ـــــ جب شراب حرام ہو گئی تو ایمان والوں نے فوراً اس سے ہاتھ اٹھا لیا، چنانچہ آیتِ کریمہ میں انہیں ان کے اس سابقہ گناہ کی معافی کی خوشخبری دی گئی ہے!

اسی طرح بعض غالی صوفی سورۃ الانعام کی درج ذیل آیت سے اللہ کا مفرد ذکر جائز قرار دیتے ہیں:

"قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ" (الانعام: ۹۲)

حالانکہ یہ درست نہیں، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ، تبع تابعینؒ میں سے کسی مفسّر نے بھی اس آیت کے یہ معانی بیان نہیں کئے، چہ جائیکہ کوئی صحیح حدیث اِس سے متعلق اُس ہستی سے مذکور ہو جس پر قرآنِ مجید نازل ہوا اور پھر اسے لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا گیا!

اسی طرح بعض لوگوں نے سورۂ نور کی آیت:

"أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا۔ الآية" (النور: ۶۱)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سے اسقاطِ حجاب کا مسئلہ نکالا ہے۔ کہ یہ طریقہ احباب میں دوستی و محبت کا باعث بنتا اور اس سے بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔ چنانچہ حجاب کو ساقط کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے کی عورتوں کو نہ صرف دیکھتے بلکہ غیر محرم مرد و عورت اکٹھے بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں اور اپنے اس فعل پر آیتِ مذکورہ سے دلیل لاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تفسیر اور تاویل باطل ہے۔ کیونکہ کتاب وسنت اور اجماعِ امت اس کی تردید کرتے ہیں۔

یہ چند نمونے بدعتِ مکفرہ اور بدعتِ مفسقہ کے ہیں ! — کچھ بدعات ایسی ہیں کہ جن کے ارتکاب سے انسان نہ تو دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے اور نہ ہی فاسق ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بدعاتِ حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہیں۔ نیز یہ اصولِ دین میں سے نہیں بلکہ فروعی مسائل سے ان کا تعلق ہے۔ علاوہ ازیں یہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں بناتیں — مثلاً :

صرف "اللہ" کا لفظ پکارنے سے اللہ کا ذکر کرنا، پانچوں نمازوں کے بعد دعاء کو نماز کا حصہ تصور کرتے ہوئے اس کے بغیر نماز کو نامکمل سمجھنا، اذان سے قبل "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھنا، اذان کے کلمات میں اضافہ کرنا، جمعہ کی نماز میں زیادتی کرنا — یعنی جمعہ کے بعد ظہر کی نماز احتیاطی پڑھنا، اس نظریہ سے کہ شاید جمعہ کی نماز نہ ہوئی ہو — جماعت کی صورت میں بیک آواز قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، چنانچہ بعض ممالک میں یہ ایک وظیفہ تصور کیا جاتا ہے اور ان کے ہاں بہت مشہور ہے ! —————— باجماعت نماز کے بعد اپنے دائیں بائیں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔ وغیرہ ! —— یہ سب اضافی بدعات ہیں۔

قاری یا سامع کو یہ بات ذہن میں ہرگز نہیں لانی چاہیے کہ ایسی بدعات، جن کے کرنے سے انسان نہ تو دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے اور نہ اس پر فاسق ہونے کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے، کے ارتکاب میں کوئی مضائقہ نہیں یا کرنے والے کو ثواب ہوگا، جبکہ اس کا فاعل اسے حسنِ نیت اور نیک ارادہ سے کرے۔ نہیں نہیں ! ایسا ہرگز نہیں، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے، خواہ وہ کوئی ہو — حقیقی ہو یا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اضافی، مکفرہ ہو یا مفسقہ، غیر مکفرہ ہو یا غیر مفسقہ۔ کیونکہ بدعت کا کام شارع علیہ السلام پر بہتان ہے۔ یہ شریعت کا کام نہیں۔ اگرچہ یہ شریعت کے مشابہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گویا شارع علیہ السلام نے شریعت کے بیان میں کوتاہی کی اور اس کے بعض امور ہم سے چھپا لیے۔ بناء بریں بدعت کا یہ کام حرام اور ممنوع ہے، اس پر عمل کرنا جائز نہیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدعت پر عمل کرنے سے سنت ترک ہو جاتی ہے، اسی لیے آپؐ نے بدعت پر ضلالت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

"دین میں نئے امور ایجاد کرنے سے احتراز کرو۔ کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت کا کام گمراہی ہے"

چونکہ قرب و بعد کے لحاظ سے گمراہی کے کئی درجات ہیں۔ اس لیے بعض بدعات کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہیں اور کچھ ایسی ہیں جن کو صغائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ بدعات ایسی ہیں جو انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہیں۔ جبکہ کچھ ایسی ہیں جن کے کرنے سے انسان فاسق ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسی ہیں جن کے کرنے سے انسان کافر ہوتا ہے نہ فاسق۔ یہ چھوٹی چھوٹی بدعات ہیں۔

بدعاتِ صغیرہ کے متعلق علماء نے کچھ شرائط بیان کی ہیں۔ اگر ان شرائط کے مطابق ہوں گی تو وہ خواہ کتنی بھی ہوں، بدعاتِ صغیرہ کے زمرہ میں شمار ہوں گی اور ان کے فاعل کو کافر یا فاسق نہیں کہا جائے گا۔ یہ شرائط درج ذیل ہیں:

(۱) کسی بدعت کا مرتکب اس پر دوام نہ کرے (۲) کسی اور کو اس بدعت کے کرنے کی دعوت نہ دے (۳) وہ اس بدعت کو ایسے مقام پر نہ کرے جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہو، اور نہ ایسا مقام ہو جہاں لوگ کوئی سنت کا کام کرتے ہوں (۴) بدعت کا کام کرنے والا اس بدعت کو معمولی اور حقیر تصور نہ کرے۔ بلکہ ان شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھے جن کو ملحوظِ خاطر رکھنے سے چھوٹی چھوٹی بدعات، کبائر میں شمار نہیں ہوتیں! _____

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ